ہفتہ وار رسالہ: 219
WEEKLY BOOKLET: 219

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب
”غیبت کی تباہ کاریاں“ کی ایک قسط
بنام

کس کس کو عیب بتا سکتے ہیں

صفحات 17

- پوری قوم کی غیبت کا مسئلہ 03
- جھوٹ جائز ہونے کی ایک صورت 05
- طبیب کو عُیُوب بیان کرنے کا طریقہ 08
- بطورِ افسوس کسی کی بُرائی بیان کرنا 13

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 230 تا 243 سے لیا گیا ہے۔

کس کس کو عیب بتاسکتے ہیں

دعائے عطار: یاربَّ المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”**کس کس کو عیب بتاسکتے ہیں**“ پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنی زبان کا درست استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما کر جنّت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جیّد عالِم حضرتِ ابو بکر بن مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر اُن کو گلے لگا لیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا: یا سیّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرتِ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! شِبلی پر اِس قَدَر شفقت کی وجہ؟ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس

www.dawateislami.net

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(۱۲۸) (پ11، التوبہ:128)

تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔(القول البدیع، ص346)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

سُنّتوں بھرے اجتماع میں رَحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِن شاءَ اللہُ الکریم سنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیوں کہ وہاں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر ہوتا ہے۔ حضرتِ امام سُفیان بن عُیَینہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم:10750) جب نیک بندوں کے تذکروں پر رحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے تو جہاں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر ہوگا وہاں رحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی اور جہاں چَھما چَھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ حضرتِ ابوہُریرہ اور حضرتِ ابوسَعِید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دونوں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضِر تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو قوم اللہ پاک کا ذِکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے فِرِشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رَحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سَکِینہ نازِل ہوتا ہے اور اللہ پاک اپنے فِرِشتوں کے سامنے ان کا ذِکر فرماتا ہے۔(مسلم، ص1448 حدیث:2700) مراٰۃ جلد 3 صَفْحَہ 305 پر ہے: سَکِینہ سے مراد یا تو خاص ملائکہ ہیں یا دِل کا نور یا دلی چین و سکون ہے۔

www.dawateislami.net

ذِکر کسے کہتے ہیں؟

"اللہ ھُو اور حق ھُو" کی ضربیں لگانا بے شک ذکر ہے۔ تاہم تِلاوتِ قراٰن، حمد و ثنا، مُناجات و دعا، درود و سلام، نعت و منقبت، خُطبہ، دَرْس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ بھی "ذِکرُاللہ" میں شامل ہیں۔ یقیناً دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتِماعات بھی ذِکر کے حلقے ہیں۔

سارے عالَم کو ہے تیری ہی جُستجو　　جنّ و اِنس و مَلَک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سُو بسُو　　بَن میں وَحشی لگاتے ہیں ضَربات ھو

اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پوری قوم کی غیبت کا مسئلہ

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" (312 صَفحات) حصّہ 16 صَفْحَہ 173 پر ہے: کسی بستی یا شہر والوں کی بُرائی کی، مَثَلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں، یہ غیبت نہیں کیونکہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مُراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم (یعنی PARTICULAR) نہیں، غیبت اِس صورت میں ہوتی ہے جب مُعَیَّن و معلوم (یعنی جو پہچانے جا سکیں ایسے) اشخاص کی بُرائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصود وہاں کے تمام لوگوں کی برائی کرنا ہے تو یہ غیبت ہے۔ (در مختار، 9/674)

لنگڑے کی نقّالی

کسی لنگڑے کی نَقّالی میں لنگڑا کر چلنا نیز کسی مخصوص مسلمان کی کسی بھی خامی کی نَقْل

اتارنا غیبت ہے بلکہ یہ زَبان سے غیبت کرنے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ کیونکہ نَقل کرنے میں پوری تصویر کَشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے جبکہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔

نام لئے بِغیر غیبت کرنا

نام لئے بِغیر غیبت کرنا گناہ نہیں، ہاں اگر نام تو نہ لیا مگر جس کو کہہ رہا ہے وہ سمجھ رہا ہے کہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو اب غیبت ہے۔

منہ پر بھی کہہ سکتا ہوں!

غیبت کرنے والے کا یہ سمجھنا یا کہنا کہ میں اس کے مُنہ پر بھی کہہ سکتا ہوں، اِس کو غیبت کے گناہ سے نہیں بچا سکتا کیوں کہ غیبت کے حرام ہونے کی اصل وجہ اِیذاءِ مسلم ہے اور مُنہ پر کہنے سے اُس کا دل زیادہ دُکھے گا تو یہ اور بھی بڑا گُناہ ہوا۔ جس کی بُرائی کی گئی وہ ہنسنے لگا اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ اپنی برائی سن کر جھوم اُٹھا ہے، فِطرۃً عام آدمی اپنی تعریف سن کر ہی خوش ہوتا ہے اپنی مَذمّت سن کر کوئی خوش نہیں ہوتا لہٰذا اپنی مَذمَّت سُن کر ہنسنا یہ ''کِھسیانی ہنسی'' ہوتی ہے کہ آدمی مُرُوّت میں یا اپنی جِھینپ مٹانے کیلئے ایسے موقع پر ہنستا ہے حالانکہ اندرونی طور پر اُس کا دل جل رہا ہوتا ہے۔

بند الفاظ میں غیبت

تَعرِیض یعنی بند الفاظ میں بھی غیبت ہو سکتی ہے مثلاً کسی کی برائی کا تذکرہ ہوا تو کہا: اَلحمدُ لِلّٰہ میں ''ایسا'' نہیں ہوں، یہ غیبت ہے کیوں کہ یہ بھی بُرائی کرنے کا ہی ایک انداز ہے اس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ وہ ''ایسا'' ہے۔

کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائیگی

کسی مسلمان کے بارے میں بات چلی تو کہا: ''چھوڑو یار! میں اس کو جانتا ہوں، اگر کچھ

کہوں گا تو غیبت ہو جائے گی۔“ ایسا کہنے والا غیبت کر چکا کہ اُس نے اِس انداز میں اُس کی بُرائی کر ڈالی!

اسی طرح کی غیبت پر مبنی مزید 14 جملے * بس جی اللہ مُعاف کرے، اس کے بارے میں آپ کو کیا بتاؤں * بس بھائی کیا کہوں اُس کیلئے تو دعا ہی کی جاسکتی ہے * یار! اس کو سمجھانا اپنے بس کی بات نہیں، جب اِس کی سُوئی اٹکتی ہے تو پھر کسی کی نہیں سنتا * آج کل اس کی گھومی ہوئی ہے * بھئی! میں تو اِس سے باز آیا میری سنتا ہی کب ہے * جب مطلب ہوتا ہے تو ”ہاں جی ہاں جی“ کرتا ہے اس کے بعد لِفٹ بھی نہیں کراتا * اچھا اچھا دروازے پر فُلاں کھڑا ہوا ہے اِس کا کوئی مطلب پڑا ہو گا * اُس سے جان چھڑانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ تو بالکل ہی ”چِپک“ گیا تھا * میں نے تو اُسے ٹالنے کی بہت کوشش کی مگر ٹس سے مس نہیں ہوا * یار! وہ کہاں کسی کو گھاس ڈالتا ہے * اُف! وہ مَنحوس کہاں آگیا! * وہ تو نادان دوست نکلا * اس کا کام نہیں وہ تو ”سیدھا آدمی“ ہے (عُموماً ”سیدھا آدمی“ کہہ کر بے وقوف یا نادان یا کم عَقل مراد لیتے ہیں) * کیسا میٹھا میٹھا بن رہا تھا!

عیب پوشی کیلئے جھوٹ جائز ہونے کی ایک صورت

غیبت میں ایک بَہُت بڑی آفت یہ بھی ہے کہ جب ”ایک فرد“ کی غیبت دوسرے کے سامنے کی جاتی ہے تو بعض اوقات وہ ”ایک فرد“ دوسرے کی نَظَر سے گر جاتا ہے اور شریعت کو یہ قطعاً ناگوار ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی نظروں میں ذلیل وخوار (DEGRADE) ہو حتّٰی کہ مسلمان کی عزّت بچانے کی نیّت سے بعض صورَت میں جھوٹ بولنے کی بھی اِجازت ہے کیونکہ مسلمان کی جان، مال اور عزّت و آبرو کی حفاظت کی شریعت میں نہایت ہی اہمیت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں چُنانچِہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی

www.dawateislami.net

تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''بہارِ شریعت''(312 صَفحات) حصّہ 16 صَفحَہ 161 پر ہے: ''کسی نے چُھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے، اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا؟ وہ انکار کر سکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا یہ دوسرا گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مُطَّلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی انکار کر سکتا ہے۔'' (ردمحتار،9/705)

شرف حج کا دیدے چلے قافلہ پھر — مرا کاش! سوئے حرم یاالٰہی
دکھادے مدینے کی گلیاں دکھادے — دکھا دے نبی کا حرم یاالٰہی

(وسائل بخشش،ص109)

خود کو ذِلّت پر پیش کرنا جائز نہیں

مسلمان کی عزّت کی بہُت اہمِیّت ہے۔ خود اپنے ہاتھوں اپنی عزّت خراب کرنے کی بھی شرعاً مُمانعت ہے، لہٰذا ایسے مُلکی قوانین پر عمل کرنا شرعاً ضَروری ہے جو کہ قرآن و سنّت سے نہ ٹکراتے ہوں اور ان پر عمل نہ کرنے میں ذلّت و معصیّت کا خطرہ ہو۔ مَثَلاً ڈرائیونگ لائسنس کے بِغیر اسکوٹر، کار وغیرہ چلانے کی اجازت نہیں کیوں کہ چلائی اور پکڑا گیا تو بے عزّتی کے ساتھ ساتھ جھوٹ، رشوت اور وعدہ خِلافی وغیرہ گناہوں میں پڑنے کا قوی امکان موجود ہے لہٰذا کئی گناہوں اور جہنّم میں لے جانے والے کاموں سے بچنے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس ہی بنوا لیا جائے اور گاڑی چلاتے وَقت لازماً اپنے ساتھ رکھا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 183 پر فرماتے ہیں: محض بِلاوجہِ شَرْعی بلکہ برخلافِ وجہِ شَرْعی ایک گُناہ پر اصرار کیلئے اپنے نفس کو سزا و ذِلّت پر پیش کیا اور یہ بھی بحُکمِ حدیث حرام ہے۔ جلد 29 صَفْحَہ 93، 94 پر فرماتے

ہیں: حدیث میں ہے: جو شخص بِغیر کسی مجبوری کے اپنے آپ کو بخوشی ذلّت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(معجم اوسط،1/147، حدیث:471) بَہَر حال اپنی عزّت کی حفاظت ضَروری ہے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
سدا کیلئے ہو جا راضی خدایا ہمیشہ ہو لُطف و کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص109)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دعا کیلئے درخواست دینے کا طریقہ

بعض لوگ جب کسی کو دُعاء کے لیے مکتوبات یا رُقعات بھجواتے ہیں، تو ان میں مَعاذَاللّٰہ! اپنی گندی حَرَکات کے اِنکشافات کرتے بلکہ اپنی ماں بہنوں تک کے لئے حیاسوز باتیں لکھنے سے باز نہیں رہتے! مَثَلاً میری ماں یا بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے پرائے آدمی سے ناجائز تعلّقات ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اسلامی بہنیں بھی احتیاط نہیں کرتیں، ان کو اِس اَمر کا قَطْعاً احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہماری تحریر نہ جانے کون کون پڑھتا ہو گا اور اُس پڑھنے والے کو کیسے کیسے وساوِس آتے ہوں گے۔ کوئی لکھتی ہے: میرا شوہر یا باپ کماتا نہیں بس سارا دن گھر میں پڑا رہتاہے اور گھر میں جھگڑے کرتا رہتاہے، ساس یا نند ظلم کرتی ہے، میرا بھائی جُواری ہے، میری بہن کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے، میرا بھائی کسی لڑکی کے چکّر میں ہے، میرا بیٹا شراب پیتاہے، میری بیٹی فیشن کرکے بے پردہ گھومتی ہے وغیرہ۔ دُعا کا کہنے کیلئے یہ تفصیلات بیان

کرنے کے بجائے مبہم (مُبْ۔ ہَم۔ یعنی بند) الفاظ میں بات کرنی مناسِب ہے مَثَلاً بیٹا یا بھائی یا شوہر شراب یا جُوئے کی بُرائی میں مبتلا ہے تو اس بُرائی کی اور بُرائی کرنے والے کی نشاندہی کئے بِغیر ان الفاظ میں دُعا کرواسکتے ہیں: "میرے ایک قریبی عزیز بعض بُری عادتوں میں گرفتار ہیں ان کی اِصلاح کیلئے دعا کر دیجئے" یونہی بہن یا بیٹی بھاگ گئی یا کسی لڑکے کے چکّر میں پڑ گئی تو ان الفاظ میں دُعا کی درخواست کی جاسکتی ہے: "میری ایک رشتے دار کسی ناقابلِ بیان بُرائی میں پڑ گئی ہے اُس کیلئے دعا کر دیجئے۔" ان الفاظ سے دُعا کروانے میں فائدہ یہ ہے کہ چونکہ فرد، مُعَیَّن (یعنی PARTICULAR) نہ ہوا لہٰذا غیبت کا امکان اَصلاً (یعنی بالکل ہی) خَتْم ہو گیا۔ دوسری بات یہ کہ مخصوص بُرائی اور خلافِ حیا الفاظ کے بیان سے بھی بچت ہو گئی۔ ہاں اگر کسی نے دعا کروانے کی نیّت سے اپنی یا کسی مخصوص فرد کی خامی یا عیب کسی کے آگے بیان کر دیا تو یہ گناہ بھری غیبت نہیں، گناہ بھری غیبت اُسی صورت میں ہو گی جبکہ کسی مُعَیَّن و معلوم فرد کی خامی محض اس کی بُرائی کرنے کی نیّت سے بیان کی جائے۔

طبیب کو عُیُوب بیان کرنے کا طریقہ

طبیب یا عامِل کو بہ نیّتِ حُصُولِ علاج عُیُوب بتانے میں حَرَج نہیں۔ البتہ فردِ مُعَیَّن کا تذکِرہ کئے بِغیر کام چل جاتا ہو تو چلا لیجئے مَثَلاً "میرا بیٹا شراب پیتا ہے" کہنے کے بجائے یوں کہہ دیجئے کہ "میرا ایک رشتے دار شراب پیتا ہے" اگر نام وغیرہ بتانا ضَروری ہو یا خود اپنی ہی خامیاں بیان کئے بِغیر چارہ نہ ہو تو یہ احتیاط ضَروری ہے کہ اُس طبیب یا عامِل ہی کو بتایا جائے بِلا حاجت کوئی بھی دوسرا فرد وہ باتیں سننے یا جاننے نہ پائے۔ بڑے ڈاکٹر عُمُوماً اپنے کمرے میں الگ بُلا کر مریض سے اَحوال سنتے ہیں مگر نہ جانے کیوں ان کی اکثریت اُس موقع پر تعاون کیلئے بے پردہ عورت ساتھ رکھنے کا گناہ کرتی ہے! چند بار مجھے جب ایسا اِتّفاق ہوا ہے تو رازداری

www.dawateislami.net

کی گفتگو نہ ہونے کے باوجود نگاہوں کی حفاظت کی خاطر درخواست کر کے عورت کو کمرے سے باہر بھجوادیا ہے۔ ہر ایک کو حکمِ شریعت پر عمل کرنا چاہئے۔

روحانی علاج کے بستے پر رازداری کا طریقہ

سُوال: دعوتِ اسلامی کی "مجلس روحانی علاج" کی طرف سے ملک و بیرونِ مُلک روحانی عِلاج کے بے شُمار بستے لگائے جاتے ہیں، دُکھیارے لوگ قطار لگا کر، اپنے مسائل بتا کر فِی سبیلِ اللہ علاج حاصل کرتے ہیں، ان میں یقیناً راز کی باتیں بھی ہوتی ہیں، ہر ایک کو الگ سے وَقْت دینا ہمارے بس کا روگ نہیں کوئی حَل بتادیجئے۔

جواب: روحانی علاج کے ذَرِیعے شَہَنشاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دُکھیاری اُمّت کی خدمت بے شک بہُت بڑی سعادت ہے مگر اس مَدَنی کام اور ہر ہر عمل کو گناہوں سے پاک صاف رکھنا ضَروری ہے۔ ہر گز یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک مستحب کام کیلئے گناہوں بھرے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہوتے رہیں۔ لوگوں تک آواز نہ پہنچے اس کیلئے کوئی حِکمتِ عملی اختیار کرنا ضَروری ہے مَثَلاً بستے کے سامنے اِتنے فاصلے پر کوئی رُکاوٹ رکھ دی جائے جہاں تک آواز نہ جاسکے، جس کی باری ہو اُسی کو قریب بُلایا جائے، پریشانیاں سننے کیلئے صِرف ایک فرد ہو جو کہ خوفِ خدا کا حامِل اور مسلمانوں کے رازوں کا امین ہو، بِلا اجازتِ شَرعی اُس کا کوئی مُعاوِن ہر گز قریب نہ رہے۔ نیز درجِ ذیل مضمون کا بینر یا بورڈ بنوا کر حتَّی الاِمکان بستے کے عین اوپر کی جانب اس طرح لگا دیا جائے کہ قطار میں موجود ہر فرد بآسانی پڑھ سکے نیز وقتاً فوقتاً اُس مضمون کا اعلان بھی کیا جاتا رہے۔ مضمون یہ ہے:

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا

لوگوں کو بغرضِ علاج مجبوراً راز بھی بتانے پڑتے ہیں لہٰذا بستے پر ہونے والی گفتگو کو سُننے

سے دوسرا آدمی اپنے آپ کو بچائے، سرکارِ مدینہ صلی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے حالانکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں یا اس بات کو چھپانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

(بخاری، 4/423، حدیث:7042)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو دوسروں کی خُفیہ بات چُھپ کر سنے اُس کے کان میں قِیامت کے دن سِیسہ گرم کرکے اُنڈیلا جائے گا۔ حدیث بالکل ظاہر پر ہے، اس میں کسی تاویل کی ضَرورت نہیں، واقعی اسے قِیامت میں یہ عذاب ہوگا کہ یہ بھی راز و نیاز کا چور ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/203)

(حدیثِ پاک کی شرح بورڈ یا بینر میں نہ ڈلوائیں کہ مضمون کافی طویل ہو جائے گا، ہاں ہینڈ بل وغیرہ میں شامل کرنے میں مضایقہ نہیں)

ڈاکٹروں اور عاملوں وغیرہ کیلئے

سُوال: دوسروں کی موجودگی میں ڈاکٹروں، حکیموں، عاملوں، سماجی کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں کو بھی ضَرورتاً اپنے راز بتانے پڑتے ہیں، اس سلسلے میں بھی کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: ہر مسلمان کو چاہئے کہ خود بھی گناہوں اور ان کے اسباب سے بچے اور اپنی مقدور بھر دوسروں کو بھی بچائے لہٰذا ان صاحبان کو بھی ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی ہوگی کہ ایک کا عیب دوسرا نہ سُن پائے۔ یہ حضرات بھی اگر مناسب خیال فرمائیں تو اپنے یہاں مذکورہ بورڈ یا بینر لگوا لیں اور اُس میں لفظ "بستے پر" کی جگہ اپنی ضَرورت کے الفاظ مَثَلاً "پیر صاحِب سے" "باباجی سے" "ڈاکٹر صاحِب سے" "حکیم صاحِب سے" وغیرہ کی ترکیب فرمالیں۔

www.dawateislami.net

غیبتوں سے بچوں، چغلیوں سے بچوں ہو نگاہِ کرم ، تاجدارِ حرم
بد کلامی نہ ہو، یاوہ گوئی نہ ہو بولوں میں کم سے کم، تاجدارِ حرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غیبت کی 12 جائز صورتیں

(1) بد مذہب کی بد عقیدگی کا بیان (2) جس کی بُرائی سے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو تو دوسروں کو اُس سے بچانے کیلئے بقدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکرہ مَثَلاً جو تاجِر دھوکے سے ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس ناقِص مال کی نشاندہی کرنا۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے: کیا فاجِر کے ذِکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے! فاجِر کا ذِکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (سنن کبریٰ، 10/354، حدیث: 20914) (3) مَثَلاً کاروباری، شراکت داری یا شادی وغیرہ کیلئے مشورہ مانگنے پر جس کے بارے میں مشورہ مانگا گیا ہے اُس کے اگر ایسے عُیُوب معلوم ہیں جس سے نقصان پہنچ سکتا ہے تو ضَرورتاً صرف وُہی عُیُوب بتانا (4) قاضی (یا پولیس) سے اِنصاف کے حُصُول کیلئے فریاد کرتے وَقت کہ فُلاں نے چوری کی، ظُلم کیا وغیرہ (5) جو اِصلاح کر سکتا ہو اُس سے صِرف اِصلاح کی نیّت سے شکایت کی جا سکتی ہے مَثَلاً مُرید کی پیر سے، بیٹے کی باپ سے، بیوی کی شوہر سے، رعایا کی بادشاہ سے، شاگرد کی اُستاذ سے شِکایت کی جا سکتی ہے (6) فتویٰ لینے کیلئے نام لیکر بُرائی بیان کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مُفتی سے بھی اشارۃً یعنی زید بکر میں دریافت کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ: 16، 3/ 178-177 ملخصا)

پہچان کیلئے ضَرورتاً گونگا بہرا وغیرہ کہنا

(7) کسی کے جسمانی عیب مَثَلاً اندھا، موٹا وغیرہ صِرف پہچان کیلئے کہنا جب کہ وہ اس علامت

www.dawateislami.net

سے معروف (یعنی پہچانا جاتا) ہو اگر بِغیر عیب ظاہر کئے بھی پہچان ہو سکتی ہے تو بہتر یہ ہے کہ نام کے ساتھ عیب کا تذکرہ نہ کرے۔ مَثَلاً زید موٹا ہے مگر نام مع ولدیت بتانے یا کسی اور علامت سے ترکیب بن سکتی ہے تو اب موٹا کہنے سے بچے۔ چُنانچِہ ''رِیاضُ الصّالِحین'' میں ہے: مَثَلاً کوئی شخص اَعرَج (لنگڑے) اَصَم (بہرے)، اَعمٰی (اندھے)، اَحوَل (بھینگے) کے لقب سے مشہور ہے تو اس کی معرفت وشناخت (یعنی پہچان) کے لیے ان اَوصاف وعلامات کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے مگر تنقیص (یعنی خامی بیان کرنے) کے ارادے سے ان اَوصاف کے ساتھ تذکرہ جائز نہیں۔ اگر (خامی بھرے) لقب کے بِغیر پہچان ہو سکتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ لقب بیان نہ کرے۔ (ریاض الصالحین للنووی، ص404) عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''بہارِ شریعت'' (312 صَفحات) حصّہ 16 صَفْحَہ 178 پر ہے: بعض مرتبہ مَحض پہچاننے کے لیے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹِھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے، یہ غیبت میں داخِل نہیں۔

جو کُھلّم کُھلّا بُرائی کرتا ہو اُس کی غیبت

(8) کُھلّم کُھلّا لوگوں سے مال چھین لینے، عَلَی الْاِعلان شراب پینے، داڑھی مُنڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے وغیرہ وغیرہ عَلانیہ گناہ کرنے والے کہ جن کو ان گناہوں کے مُعاملے میں لوگوں سے حیا نہ رہی ہو اُن کی صِرف اُن باتوں کا تذکرہ کرنا (9) ظالم حاکم کے اُن مظالم کا بیان کرنا بھی جائز ہے جو کُھلّم کُھلّا کرتا ہو، ہاں ظالم بھی جو بُرا عمل چُھپ کر کرتا ہو اُس کا بیان غیبت ہے۔ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''بہارِ شریعت'' (312 صَفحات) حصّہ 16 صَفْحَہ 177 پر ہے: جو شخص علانیہ بُرا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے، اس کی اس بُری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں، مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذِکر کرنا غیبت میں داخِل ہے۔ حدیث

www.dawateislami.net

میں ہے کہ جس نے حَیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا، اس کی غیبت نہیں۔ (بہارِ شریعت، 534/3، حصہ:16) اے عاشقانِ رسول! حضرتِ علامہ سیِّد مُرتَضٰی زَبیدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یاد رہے! اس سے (یعنی عَلَی الْاِعلان جُرم کرنے والے کے اُس جُرم کے تذکرے سے) صرف لوگوں کی خیر خواہی مقصود ہو، ہاں جس شخص نے اپنا غُصّہ (یا بھڑاس) نکالنے یا اپنے نَفْس کا انتِقام لینے کے لیے فاسِقِ مُعلِن کی مذموم صِفات کو بیان کیا وہ گناہ گار ہے۔

(اتحاف السادۃ للزبیدی، 332/9)

(10) بطورِ افسوس کسی کی بُرائی بیان کرنا

کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی برائی افسوس کے طور پر (بیان) کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں، کیونکہ جس کی بُرائی کی اگر اسے خبر بھی ہو گئی تو اس صورت میں وہ بُرا نہ مانے گا، بُرا اُس وَقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے، مگر یہ ضَرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ غیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نِفاق اور ریا اور اپنی مدح سَرائی (یعنی اپنے منہ اپنی تعریف) ہے، کیونکہ اس نے مسلمان بھائی کی بُرائی بیان کی اور ظاہِر یہ کیا کہ بُرائی مقصود نہیں یہ نِفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بُرا جانتا ہوں یہ رِیا ہے اور چُونکہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا، لِہٰذا اپنے کو صُلَحا (نیک بندوں) میں سے ہونا بتایا یہ تزکیۂ نفس اور خود سِتائی (اپنے منہ اپنی تعریف) ہوئی۔ (بہارِ شریعت، 176/3، حصہ:16، در مختار، رد المحتار، 673/9) اِس جُزیئے کا یہ مَدَنی پھول قابلِ غور ہے کہ بیان کرنے میں اظہارِ افسوس کا انداز ایسا ہو کہ جس کی غیبت کی گئی اُس کو پتا چل بھی جائے تو وہ یہ سمجھے کہ یہ بے چارہ میری کوتاہی کی وجہ سے غمزدہ ہوا، اِس لئے اِس نے محض افسوس کے طور پر یہ بات کی ہے میری بُرائی کرنا مقصود نہیں۔ بَہُت سوچ سمجھ کر زبان کھولنے کی ضَرورت ہے، محض

www.dawateislami.net

زبردستی کے افسوس کی کیفیت پیدا کر لینا کافی نہیں۔ آہ! غیبت کا عذاب سہا نہ جاسکے گا!

بطورِ افسوس غیبت کرنے سے بچنے ہی میں عافیت ہے

حقیقت یہی ہے کہ غیبت جائز ہونے کی افسوس والی صورت میں غیبت کے گناہ میں جا پڑنے کا خطرہ بہُت زیادہ ہے کہ عام آدمی کیلئے "حقیقی افسوس" اور "اصل غیبت" میں فرق کرنا بے حد مشکِل ہے چُنانچِہ حضرتِ علامہ اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض مُتکلِّمین رحمۃُ اللہِ علیہم (یعنی عِلمِ کلام کے ماہرین عُلَما) فرماتے ہیں کہ کسی ایسی چیز کا ذِکر کرنا جس سے سامنے والے کی تخفیف (یعنی تحقیر و تذلیل) ہوتی ہو یہ اُس وَقت غیبت ہوگی جب کہ اس سے (اُس کی عزّت کو) نقصان پہنچانے اور بُرائی بیان کرنے کا ارادہ کرے اور (ہاں) اس کا اس (کے عیب) کو افسوس کے طور پر ذِکر کرنا غیبت نہیں کہلائے گا۔ یہ لکھنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ (اِس ضِمن میں) امام سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی "تفسیر" میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جو اُن علَماءِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے بیان فرمایا ہے اس میں عظیم خطرہ ہے کیونکہ اس میں (یعنی "میں تو بطورِ افسوس غیبت کر رہا ہوں" میں) اس بات کا گمان ہے کہ لوگوں کا اس طرح کرنا (یعنی اپنے خیال میں افسوس کے لئے غیبت کرتا ہوں سمجھنا بے احتیاطی کی صورت میں) ان کو اس بات کی طرف لے جائے گا جو محض (گناہ بھری) غیبت ہے لِہٰذا اس کا بِالکل ترک کر دینا (یعنی بطورِ افسوس کسی کی غیبت نہ کرنا) تقویٰ کے زیادہ قریب اور زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ (تفسیر روح البیان، 9/89) (11) حدیث کے راویوں، مُقدّمے کے گواہوں اور مُصنِّفین پر جرح (یعنی ان کے عُیُوب کو ظاہر) کرنا (ردمحتار، 9/675) (12) مُرتد اور کافِرِ حَربی کی بُرائی بیان کرنا (اب دنیا میں تمام کافِر حربی ہیں)۔ یہ بیان کردہ تمام صورتیں بظاہِر غیبت ہیں اور حقیقت میں گناہوں بھری غیبت نہیں اور ان عُیُوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں

www.dawateislami.net

واجِب ہے۔

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے　　عُمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
خوب انساں کو کرتی ہے رُسوا　　جب زباں بے لگام ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُاللّٰه

کافِر اور مُرتد کی غیبت کے اَحکام

اے عاشِقانِ اَولیا! ''ذِمّی کافِر'' کی غیبت ناجائز اور ''حَربی کافِر'' اور مُرتد کی جائز ہے، آج کل دنیا کے تمام یہودی، کرسچین اور ہر کافِر ''حَربی'' ہے۔ مگر پُرانے دَور میں جبکہ مسلمانوں کا غَلَبہ تھا اُس وَقت ''ذِمّی کافِر'' بھی پائے جاتے تھے۔ ان کو تکلیف دینا اور ان کی غیبت کرنا ناجائز تھا جیسا کہ شاہِ اَبرار، ہم غریبوں کے غمخوار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ نصیحت نِشان ہے: ''جس نے کسی یہودی یا نصرانی کو تکلیف دِہ بات کہی اُس کا ٹھکانہ جہنَّم ہے۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، حدیث:4860، 7/193) ذِمّی کافِر اُس مَخصوص کافِر کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کو اپنے تحفُّظ کیلئے جِزیہ (TAX) ادا کرے۔ چُنانچہ ''تفسیر نعیمی'' میں ہے: جِزیہ یعنی وہ شَرعی مَحصول (TAX) جو حکومت اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سے ان کے جان و مال کی حفاظت کے بدلے وُصول کرے۔ (تفسیر نعیمی، 10/256 ملخصاً)

دے غیبت سے تہمت سے نفرت خدایا　　کہ بے شک ہے ان میں ہلاکت خدایا
مری ذات سے دل دُکھے نہ کسی کا　　ملے مجھ سے سب کو مُسرت خدایا

(''غیبت کی تباہ کاریاں'' کی قسط بنام ''کس کس کو عیب بتا سکتے ہیں'' ختم ہوئی۔)

www.dawateislami.net

120 رسائلِ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

(1) حُسینی دولہا(2) میں سُدھرنا چاہتا ہوں(3) انمول ہیرے(4) بُرے خاتمے کے اسباب(5) غصّے کا علاج(6) باحیا نوجوان(7) ظلم کا انجام(8) بڈھا پُجاری(9) چار سنسنی خیز خواب(10) ٹی وی کی تباہ کاریاں(11) گانوں کے 35 کفریہ اشعار(12) خودکشی کا علاج(13) سیاہ فام غلام(14) کراماتِ فاروقِ اعظم(15) میٹھے بول(16) کراماتِ عثمانِ غنی(17) جنّتی محل کا سودا(18) سگِ مدینہ کہنا کیسا؟ (19) قبر کی پہلی رات(20) سمندری گنبد(21) آقا کا مہینا(22) قبر والوں کی 25 حکایات(23) عاشقِ اکبر(24) خزانے کے انبار(25) مدینے کی مچھلی(26) اشکوں کی برسات(27) نہر کی صدائیں(28) بھیانک اونٹ(29) غفلت(30) خاموش شہزادہ(31) قومِ لوط کی تباہ کاریاں(32) ابوجہل کی موت (33) نیک بننے کا نسخہ(34) وضو اور سائنس(35) قیامت کا امتحان(36) قبر کا امتحان(37) جوشِ ایمانی(38) مُردے کے صدمے(39) پُراسرار خزانہ(40) مُردے کی بے بسی(41) احترامِ مسلم (42) کربلا کا خونیں منظر(43) 101 مدنی پھول(44) پُراسرار بھکاری(45) عفو و درگزر کی فضیلت (46) تلاوت کی فضیلت(47) خوفناک جادوگر(48) کفن چوروں کے انکشافات(49) کالے بچھو (50) تذکرۂ صدر الشریعہ(51) سیدی قطبِ مدینہ(52) ذِکر والی نعت خوانی(53) 163 مدنی پھول (54) نمازِ عید کا طریقہ(55) کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان(56) اَبلَق گھوڑے سوار (57) جنات کا بادشاہ(58) سانپ نما جن(59) کھانے کا اسلامی طریقہ(60) وسوسے اور ان کا علاج (61) امام حسین کی کرامات(62) تذکرۂ امام احمد رضا(63) بریلی سے مدینہ(64) صبحِ بہاراں(65) کفن کی واپسی(66) 40 روحانی علاج مع طبی علاج(67) غسل کا طریقہ(68) وزن کم کرنے کا طریقہ (69) فیضانِ جمعہ(70) استنجا کا طریقہ(71) مسجدیں خوشبودار رکھئے(72) منّے کی لاش(73) پان گٹکا (74) اخبار کے بارے میں سوال جواب(75) کراماتِ شیرِ خدا(76) 28 کلماتِ کفر(77) نعت خواں اور نذرانہ(78) قسم کے بارے میں مدنی پھول(79) عقیقے کے بارے میں سوال جواب(80) بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول(81) شیطان کے بعض ہتھیار(82) ضیائے درود وسلام(83) فاتحہ اور

ایصالِ ثواب کا طریقہ (84) مدنی وصیت نامہ (85) حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول (86) نور والا چہرہ (چھوٹا) (87) فیضانِ اذان (88) قضا نمازوں کا طریقہ (89) نمازِ جنازہ کا طریقہ (90) زخمی سانپ (91) فرعون کا خواب (چھوٹا) (92) بیٹا ہو تو ایسا (چھوٹا) (93) وضو کا طریقہ (94) زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (95) مچھلی کے عجائبات (96) ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی (97) میٹھی کے 50 مدنی پھول (98) ثواب بڑھانے کے نسخے (99) چڑیا اور اندھا سانپ (100) بسنت میلا (101) کباب سموسے (102) بیمار عابد (103) جھوٹا چور (چھوٹا) (104) مینڈک سوار بچھو (105) دودھ پیتا مدنی مُنا (چھوٹا) (106) گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول (107) تذکرۂ مجدِّد الف ثانی (108) مسواک شریف کی فضائل (109) بادشاہوں کی ہڈیاں (110) سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات (111) مسافر کی نماز (112) امام حسن کی 30 حکایات (113) ویران محل (114) پل صراط کی دہشت (115) دعوتوں کے بارے میں سوال جواب (116) ہر صحابیِ نبی جنتی جنتی (117) 550 سنتیں اور آداب (118) وسائلِ فردوس (119) فیضانِ اہل بیت (120) 25 حکایاتِ درود و سلام۔

(اپ ڈیٹ: 5 اگست 2021)

18 کتب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ

(1) فیضانِ سنت (جلد اول) (2) غیبت کی تباہ کاریاں (3) کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب (4) پردے کے بارے میں سوال جواب (5) مدنی پنج سورہ (6) اسلامی بہنوں کی نماز (7) گھریلو علاج (8) رفیق الحرمین (9) رفیق المعتمرین (10) بیاناتِ عطاریہ (حصہ 2) (11) بیاناتِ عطاریہ (حصہ 3) (12) نماز کے احکام (13) نیکی کی دعوت (حصہ اول) (14) عاشقانِ رسول کی 130 حکایات (15) چندے کے بارے میں سوال جواب (16) وسائلِ بخشش (مرمم) (17) فیضانِ رمضان (مرمم) (18) فیضانِ نماز۔ (اپ ڈیٹ: 25 اکتوبر 2019ء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو کوئی مسلمان کی دنیوی مصیبت کو دور کرے گا اللہ پاک قیامت میں اس کی مصیبت دور کرے گا، جو مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ پاک اس کے دنیا و آخرت کے عُیوب چھپائے گا، اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔“

(مسلم، ص1110، حدیث:6853 ملتقطاً)

978-969-722-197-4

01082205

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net